جمعرات | 4۔جولائی 1996ء | احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 46-81 نمبر 151 | جمعرات 17 صفر ۔1417ھ 4 وفا 1375ہش 4 جولائی 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا تعالیٰ سے کبھی مایوس نہ ہو

(کلام الٰہی) کو پڑھو اور خدا سے کبھی ناامید نہ ہو (صاحب ایمان) خدا سے کبھی مایوس نہیں ہوتا یہ کافروں کی عادت میں داخل ہے کہ وہ خدا تعالیٰ سے مایوس ہو جاتے ہیں ہمارا خدا (ہر چیز پر قادر) خدا ہے (کلام الٰہی) کا ترجمہ بھی پڑھو اور (عبادتوں کو) سنوار سنوار کر پڑھو اور اس کا مطلب بھی سمجھو۔ اپنی زبان میں دعائیں کرو۔ (کلام الٰہی) کو ایک معمولی کتاب سمجھ کر نہ پڑھو۔ بلکہ اس کو خدا تعالیٰ کا کلام سمجھ کر پڑھو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

جس زمانہ کو انسان بسبب تلخی کے برا زمانہ کہتا ہے اور اس کو ناگوار جانتا ہے اور نہیں چاہتا کہ ویسا زمانہ اس پر آوے دراصل وہی زمانہ اس کے واسطے اچھا ہوتا ہے بشرطیکہ صبر اور تحمل سے بسر کرے۔

حسن بصریؒ کا ذکر ہے کہ کسی نے ان سے پوچھا کہ تم کو غم کب ہوتا ہے تو اس نے جواب دیا کہ جب کوئی غم نہ ہو۔ سوچ کر دیکھ لیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ جب تلخ زندگی مصائب شدائد کی انسان پر پڑتی ہے اور وہ ان کو برداشت کرتا ہے تو اس کے بعد پوشیدہ انعامات وارد ہوتے ہیں۔ دنیا کی وضع ہی کچھ ایسی بنی ہے کہ اول تکلیف ہوتی ہے تو پھر آرام حاصل ہوتا ہے۔ اچھی طرح کھانے کا مزا اسی وقت ہوتا ہے جبکہ انسان بھوک کی شدت کو برداشت کر چکا ہو جو مزا ٹھنڈے پانی میں روزے دار کو حاصل ہوتا ہے وہ دوسرے کو کہاں نصیب ہو سکتا ہے؟ معمولی طور پر ہر روز کھایا جاتا ہے مگر اس میں وہ لطف نہیں جو لطف اس کھانے میں ہوتا ہے جو مثلاً سفر کے بعد بھوک کی شدت سے حاصل ہوتا ہے۔ وضع دنیا کی ایسی واقع ہوئی ہے کہ درد کے بعد ہی راحت حاصل ہوتی ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 274)

مذہب پر عمل کر کے اس کے فوائد و برکات حاصل کرنی چاہئیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

میں نے بارہا اپنے دوستوں کو اس امر کی طرف متوجہ کیا ہے کہ مذہب کی غرض اور مذہب کا مقصد ان فوائد اور ان مقاصد کو حاصل کرنا ہے۔ جن فوائد اور جن مقاصد کے لئے خدا تعالیٰ نے مذہب کو جاری کیا ہے اس کے سوائے مذہب کی اور کوئی غرض نہیں۔ اگر کسی مذہب کو اختیار کر کے وہ فوائد اور مقاصد حاصل نہ ہوں اور وہ برکتیں جو مذہب کے ذریعے انسان کو ملتی ہیں اگر نہ ملیں تو پھر مذہب کا آنا نہ آنا دونوں باتیں برابر ہیں۔ میرے نزدیک ایسے شخص کی جو مذہب کو قبول کر کے مذہب کے فوائد سے محروم رہتا ہے۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے جس کو میں نے بارہا بیان کیا ہے کہ ایک شخص جو سخت پیاسا ہے اور پانی بھی اس کے پاس رکھا ہے لیکن وہ اس پانی کو پیتا نہیں۔ وہ شخص جو پیاسا ہے اور پانی پاس ہوتے ہوئے پیتا نہیں اور وہ شخص جو پیاسا تو ہے لیکن اس کے پاس پانی ہی نہیں کہ وہ پی کر اپنی پیاس بجھا سکے۔ تکلیف اٹھانے میں دونوں برابر ہیں۔ جس پیاسے کے پاس پانی نہیں وہ تو یہ عذر بھی کر سکتا ہے اور کہہ سکتا ہے کہ میں کہاں سے پانی لاتا اور پیتا لیکن جس پیاسے کے پاس پانی ہے اور وہ نہیں پیتا اور تکلیف اٹھاتا ہے وہ کوئی عذر نہیں کر سکتا۔ اس لئے ایسا شخص بہت زیادہ قابل افسوس اور قابل ملامت ہے لیکن پیاس کی تکلیف اس کو بھی ویسی ہی ہو گی۔ جیسی کہ اس شخص کو جس کے پاس پانی نہیں۔ ایک نے پانی میسر نہ آنے سے پانی نہ پیا اور تکلیف اٹھائی اور ایک نے پانی کی موجودگی میں پانی نہ پیا اور تکلیف اٹھائی۔ گو وہ منہ سے کہہ رہا ہے کہ میرے پاس پانی ہے۔ میرے پاس پانی ہے۔ اس کی حالت دوسرے سے بہت زیادہ قابل رحم ہے اور لوگ اسی کو قصوروار ٹھہرائیں گے اور ہر شخص اس کو لعن طعن کرے گا تیرے پاس پانی موجود تھا اور تم نے اس سے نفع حاصل نہ کیا۔

پس جن لوگوں کے پاس سچا مذہب اور سچا دین نہیں وہ اگر خدا کی مرضی کے خلاف چل کر دکھ

باقی صفحہ 7 پر

سانحہ ارتحال

○ مکرم چوہدری عبدالسلام صاحب سابق باڈی گارڈ المعروف بھائی سلام صاحب محلہ باب الابواب ربوہ مورخہ 25۔جون 1996ء تقریباً 4 بجے شام فضل عمر ہسپتال ربوہ میں دل کا دورہ پڑنے سے وفات پا گئے۔ آپ کی عمر 75 سال تھی۔ آپ کا جنازہ 26۔ جون 96ء بیت المبارک میں بعد ظہر محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت نے پڑھایا۔
آپ خدا کے فضل سے موصی تھے بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم مولانا مبشر احمد صاحب کاہلوں ایڈیشنل ناظر اشاعت نے دعا کروائی۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم عبدالحفیظ شاہد صاحب فری ٹاؤن سیرالیون میں مربی سلسلہ ہیں۔ احباب جماعت احمدیہ سے ان کی بلندی درجات اور لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

○ فجی سے مکرمہ بشریٰ ناہید صاحبہ اطلاع دیتی ہیں کہ فجی کی صدر لجنہ اماء اللہ دعوت الی اللہ کے سلسلے میں مورخہ یکم جون 96ء کو (SUVA) صووا سے ناندی بذریعہ کار جا رہی تھیں کہ ان کی کار کو حادثہ پیش آیا۔ اور شدید چوٹیں آئیں۔ ان کی بائیں ٹانگ میں فریکچر ہو گیا ہے۔ احباب جماعت سے موصوفہ کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم منور احمد جاوید صاحب سیکرٹری دعوت الی اللہ واہ کینٹ کو مورخہ 30۔ کو موٹر سائیکل کے حادثہ میں بہت چوٹیں آئی ہیں۔ اسلام آباد کمپلیکس ہسپتال میں داخل ہیں۔ موصوف کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم ماسٹر نور محمد صاحب محلہ دارالعلوم شرقی حلقہ برکت ربوہ فالج کے حملہ کی وجہ سے بیمار ہیں۔ اگرچہ پہلے سے افاقہ ہے۔ مگر کمزوری بہت ہے۔ دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم سیٹھ حمید احمد صاحب (نوکوٹ سندھ) بوجہ گردوں میں انفیکشن اور ہچکی بیمار ہیں۔ ان کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

زبانوں کو نرم رکھو۔ استغفار کو اپنا معمول بناؤ

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

4- وفا 1375 ہش　　4 - جولائی 1996ء

ناپسندیدہ باتیں

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے فرمایا ہے کہ
"اگر تمہارے کسی پہلو میں تکبر ہے یا ریا ہے یا خود پسندی ہے یا کسل ہے تو تم ایسی چیز نہیں ہو کہ جو قبول ہو"۔

اس ارشاد میں حضرت صاحب نے جن باتوں کا ذکر فرمایا ہے وہ ہمیشہ ہمارے سامنے رہنی چاہئیں تاکہ ہم ان سے شعوری اور لاشعوری طور پر بچتے رہیں تکبر انسان کو یہ احساس دلاتا ہے کہ وہ دوسروں سے بہت بہتر ہے۔ دوسروں سے بہت بڑا ہے۔ اور دوسرے اس کے مقابلہ پر بہت چھوٹے ہیں اور بہت گھٹیا ہیں۔ اور آپس کا یہ تفاوت ایک دوسرے سے ملنے نہیں دیتا۔ نہ صرف یہ کہ ملنے نہیں دیتا بلکہ وہ شخص جو تکبر کرتا ہے وہ دوسروں سے پرے ہٹتا چلا جاتا ہے اور سمجھتا ہے کہ دوسرے اس کے قریب آنے کے قابل نہیں۔ ایسا شخص معاشرے میں کسی طرح بھی قبول نہیں کیا جا سکتا۔ وہ خود پرے ہٹتا چلا جاتا ہے۔ اسے قریب کون لائے گا۔ اور پھر تکبر ہی ایک ایسی چیز ہے جو انسان کو انسانیت سے بھی باہر نکال دیتی ہے۔ جب وہ اپنے آپ کو انسانوں کے برابر نہیں سمجھتا۔ انسانوں جیسا نہیں سمجھتا تو وہ خود انسان کیسے بن سکتا ہے۔ لوگوں کو تکبر معاشرے میں انسانوں کو ایک دوسرے سے الگ الگ کر دیتا ہے اور تکبر کرنے والوں کو یہ احساس دلاتا ہے کہ وہ انسانوں سے کسی اوپر کے درجہ کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔

حضرت صاحب نے ریا کا ذکر فرمایا ہے۔ ریاء ایک ایسی چیز ہے جو انسان کے اچھے کاموں کو بھی اس لئے برباد کر دیتی ہے کہ وہ ان کاموں کو ان کاموں کی وجہ سے نہیں کرتا بلکہ اس لئے کرتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو دوسروں سے بہتر ثابت کرے۔ اپنے آپ کو وہ کچھ ثابت کرے جو وہ دراصل ہے نہیں۔ دکھاوا کرتا ہے۔ اگر اس کے جذبات یہ نہ ہوں تو محض لوگوں کو اپنا کوئی کام دکھا کر اپنے آپ کو بہتر ثابت کرنا چاہتا ہے تو ہو سکتا ہے کہ اس کا کام اچھا ہو اور دوسرے لوگوں کے لئے مفید بھی بلکہ اس کے اپنے لئے بھی مفید ہی ہو سکتا ہے گویا کہ کام کے اچھا یا برا ہونے کا سوال نہیں ہے۔ سوال یہ ہے کہ اچھے کام کو بھی آپ نے اچھا کام سمجھ کے نہیں کیا۔ بلکہ اس لئے کیا ہے کہ آپ کو لوگ اچھا سمجھیں۔ آپ دوسروں سے بہتر نظر آئیں اور اسی بات نے آپ کے کام کو آپ کی ذات میں چھپا دیا ہے۔ ہونا تو کام چاہئے تھا لیکن آپ آگے آگئے۔ آپ نے یہ کوشش کی کہ لوگ آپ کی طرف دیکھیں۔ اگر آپ کام دکھاتے اور لوگ کام کو دیکھ کر خود بھی اس کام کی طرف مائل ہو جاتے تو آپ کی نیکی نہ صرف آپ کی ملکیت تھی بلکہ دوسرے لوگوں کو بھی نیکی پر آمادہ کرنے والی نیکی بن جاتی۔ پس ریا ایک ایسی چیز ہے جو انسان کو غلط راہ پر چلا دیتی ہے اس کے جذبات میں ایک ایسا ہیجان پیدا کر دیتی ہے جو کام پر غالب آجاتا ہے کام چھپ جاتا ہے اور وہ جذبات ظاہر ہو جاتے ہیں یہ بات بھی انسانی معاشرے کو بہتر بنانے کی بجائے اس میں ایسے لوگ پیدا کرنے کا باعث بنتی ہے جو اچھائی کو اچھائی سمجھ کر نہیں کرتے بلکہ اس لئے کرتے ہیں کہ ان کو اچھا سمجھا جائے۔

اس کے علاوہ حضرت صاحب نے خود پسندی کا ذکر فرمایا ہے۔ خود پسندی بھی تکبر ہی کی ایک قسم ہے۔ انسان اپنی ہی بات کو بہتر سمجھتا ہے اپنے آپ کو دوسروں سے اچھا سمجھتا ہے دوسروں کی بات پر غور کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ جب کچھ کسی سے سنتا ہے تو سمجھتا ہے کہ جو کچھ اس کا اپنا خیال ہے وہ اس سے بہتر ہے۔ بہتر ہو تو سکتا ہے لیکن ہر موقعہ پر یہی سمجھنا کہ جو میں کرتا ہوں وہ درست ہے جو میں کہتا ہوں وہ ٹھیک ہے۔ یہ بات معاشرے میں ایک دوسرے سے کٹنے والی ہے۔ ایک دوسرے سے آپس میں ملاپ کی نہیں۔ چاہئے تو یہ کہ انسان اپنی بات بھی کرے اور دوسروں کی بات بھی سنے۔ دوسروں کو موقع دے وہ اس کی بات پر غور کریں اور خود دوسروں کی بات پر غور کرے۔ لیکن جب یہ غور کا مادہ ہی مفقود ہو جاتا ہے تو خود پسندی آجاتی ہے۔

اسی طرح حضرت صاحب نے کسل کا ذکر فرمایا ہے۔ انسان کے دل میں اچھا خیال آئے بھی اور وہ کر نہ سکے تو اس خیال کے آنے کا نہ صرف دوسروں کو فائدہ نہیں بلکہ اسے بھی کوئی فائدہ نہیں۔ بات تو تب بنتی ہے کہ انسان کچھ کرے اگر کرے ہی نہ صرف خیالات ہی اپنے دل میں رکھے تو اس کا کچھ کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔

دراصل یہ ساری باتیں جو حضرت صاحب نے اس ارشاد میں فرمائی ہیں یعنی تکبر' ریاء' خودپسندی اور کسل ایسی ہیں کہ اگر کسی شخص میں پائی جاتی ہوں تو وہ قابل قبول نہیں ہو سکتا۔

پس ہمیں ہمیشہ ان باتوں کو مد نظر رکھنا چاہئے اور ہمیشہ اس بات پر غور کرتے رہنا چاہئے کہ ہم میں تکبر یا ریاء اور خود پسندی یا کسل کا کوئی شائبہ تو موجود نہیں۔ خدا کرے کہ ہم میں یہ باتیں کبھی نہ پائی جائیں۔

میری جھولی میں ڈال دو طوفان
ہے ازل سے یہی میری پہچان
ہر مصیبت کا میزبان ہوں میں
ہر بلا ہے فقط مری مہمان
پشت پر ہے مری خدائے قدیر
بے کس و ناتواں نہ مجھ کو جان
ہے حسین و جمیل یارِ ازل
حسن سے پیار ہے مرا ایمان
کچھ نہ کر کے بھی مل گیا سب کچھ
یہ ہے دین اس کی اور اسی کا دان
مجھ کو لگتے ہیں جھونپڑی جیسے
کوئی دربار ہو کہ ہو ایوان
کس رہے ہیں جنوں پہ آوازے
ہیں خردمند کس قدر نادان
ہے بلندی کا راستہ مشکل
اور تنزل کا راستہ آسان
برملا معترف ہوں میں اس کا
میرا پھیکا ہے' شعر کا پکوان
لب بھی کھولے نہیں ابھی میں نے
آپ کے اڑ گئے ہیں کیوں اوسان
آ رہا ہے ہجوم سنگ بدست
آج نکلیں گے میرے سب ارمان
میں نسیم ان سے اور کیا مانگوں
وہ سمجھ لیں اگر مجھے انسان

نسیم سیفی

لازم ہے بات بات کو پہلے سے تولنا
یہ بولنے کی شرط ہے اس طرح بولنا
الجھاؤ پڑ گئے ہیں جو اب بات بات میں
ہاتھوں سے دی ہیں گانٹھیں تو دانتوں سے کھولنا

ابوالاقبال

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ
قیمت
2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

علمی مسائل

باغ کی تشریح ہم دنیاوی لحاظ سے مال و دولت سے کرسکتے ہیں اور درختوں سے یہ مراد لے سکتے ہیں کہ وہ کھیت کی حفاظت کرتے تھے۔ کیونکہ زمینداروں کے کھیت کی حد بندی درختوں سے اچھی طرح ہو سکتی ہے بے شک یہ بھی ایک تعبیر ہے جو ہم اپنے ذہن سے کرسکتے ہیں لیکن ہم کیوں نہ علم تعبیر سے مدد لیں اور پھر کلام الٰہی کو دیکھیں۔ کہ کیا وہ ان معنوں کی تصدیق کرتا ہے یا نہیں۔

علم تعبیر الرویاء میں باغ دیکھنے کے متعلق لکھا ہے۔ اگر کوئی شخص خواب میں باغ دیکھے تو اس سے مراد جنت وغیرہ بیوی۔ اولاد۔ مال زندگی کے اچھے سامان غموں کا دور ہونا ہوتا ہے۔ اور بعض دفعہ شاہی محل مراد ہوتا ہے۔ جس میں فوج اور لشکر جمع ہوتے ہیں۔ یعنی چھاؤنیاں یا ہیڈ کوارٹرز اور انگور خواب میں دیکھنا رزق حسن پر دلالت کرتا ہے۔ اور ایسے دائم و وسیع رزق پر جس کا ذخیرہ رکھا جائے۔ اور اس نفع پر جو عورتوں کے ذریعے سے پہنچے (تعطیر الانام)

کھجور کے متعلق لکھا ہے کہ جو خواب میں دیکھے کہ وہ کھجور کا مالک ہے تو اسی تعداد میں وہ آدمیوں پر حکومت کرے گا۔ اور اگر وہ تاجر ہو تو اس کی تجارت میں زیادتی ہوگی۔ پھلوں کے متعلق لکھا ہے۔ تازہ بتازہ عزت کے سامان ملنا۔ جو دیکھے کہ اس نے کسی زمین میں کھیتی کی ہے تو اگر وہ بادشاہ ہے تو اس کی حکومت وسیع ہوگی اور باقی لوگوں کے لئے کھیتی سے مراد عمل ہوتا ہے۔

نہر کے متعلق لکھا ہے کہ اس سے مراد عالی شان انسان ہوتا ہے (تعطیر الانام) اسی طرح لکھا ہے کہ جو خواب میں دیکھے کہ اس کے گھر سے نہر نکلی ہے اس کی تعبیر یہ ہوگی کہ وہ نیک تعلیم دے گا جس سے لوگ فائدہ اٹھائیں گے۔

تو اب معنی یہ ہوں گے کہ ہم نے ان میں سے ایک کے لئے دو باغ بنائے تھے۔ یعنی مال اور اولاد عطا کی تھی۔ اور من اعناب کے معنی دائم رہنے والے کے بھی ہیں۔ پس مُراد یہ ہے کہ ان کے مال اور اولاد کی ترقی لمبی ہوگی۔ چنانچہ کلام الٰہی اس کی تصدیق کرتا ہے جیسا کہ آگے فرمایا کہ میں مال اور تعداد میں تجھ سے زیادہ ہوں حالانکہ پہلی (جگہ) میں تعداد کا کوئی ذکر ہی نہ تھا پہلے بتایا جا چکا ہے کہ نخل سے مراد آقا کے غلام ہوتے ہیں۔ پس انگور کے باغ کا احاطہ نخل سے کرنے کے یہ معنی ہوں گے کہ فوجی طاقت سے وہ اپنے مال اور اولاد اور ملک کی حفاظت کرے گا۔

زرع کے معنی عمل کے ہوتے ہیں۔ پس دونوں باغوں کے درمیان عمل ہوگا کے یہ معنی ہوں گے کہ ادھر بھی بادشاہت ہوگی جس کی حفاظت فوجیں کر رہی ہوں گی اور ادھر بھی بادشاہت ہوگی جس کی حفاظت فوجیں کر رہی ہوں گی اور ان دونوں کے درمیان زرع ہوگی یعنی درمیان میں معمولی حیثیت کی جائیداد ہوگی جو بے حفاظت ہوگی یہ دونوں باغ اپنے اپنے وقت پر پھل دیتے رہے۔ اور کبھی انہوں نے اپنے پھل دینے میں کمی نہیں کی۔

یہ عبارت بھی بتا رہی ہے کہ اس جگہ باغ تمثیلی ہیں معروف باغ مراد نہیں۔ کیونکہ یہ قانون قدرت ہے کہ پھل کسی سال زیادہ آتا ہے کسی سال کم آتا ہے نیز اس سے ایک اور بات بھی معلوم ہوتی ہے اور وہ یہ کہ گو دو باغوں کا ذکر کیا ہے لیکن باوجود ان کے ایک جہت سے دو ہونے کے دوسری جہت سے وہ ایک بھی تھے۔ کیونکہ ان باغوں کے لئے ضمیر مفرد کی استعمال کی ہے۔ یہ دونوں واحد مونث کے صیغے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اس فرق سے یہ مضمون پیدا کرنا مقصود ہے۔ کہ بظاہر دو باغ ہیں لیکن اصل میں ایک ہی باغ ہے یا یوں کہو کہ ایک باغ کے دو حصے ہیں۔

بغدادی آئمہ لغت کے مذہب کی بناء پر تو کلام الٰہی میں اٰتَتَا آنا ضروری تھا اور حریری کے قول کے مطابق بھی اسی کو ترجیح حاصل ہے۔ صیغہ تثنیہ کا لانا بہرحال جائز تو ہے پس میرا استدلال یہ ہے کہ اول تو تثنیہ کا صیغہ استعمال کرنا انسب تھا۔ کم سے کم جائز تھا۔ اور لفظی طور پر انسب کو چھوڑ کر دوسرے طریق کو اختیار کرنا کلام الٰہی کے مسلمہ اصولوں کے مطابق ضرور کوئی معنوی حکمت رکھتا ہے۔ اور اس کی مثالیں کثرت سے کلام الٰہی میں پائی جاتی ہیں کہ وہ جائز اور صحیح الفاظ اور ضمائر کے انتخاب میں بھی حکمتوں اور نئے مضمونوں کو مدنظر رکھتا ہے۔

مشہور مورخ ڈینونین کی رائے۔ "میں نے ایک دفعہ انسانی فطرت پر غور کیا اور اس نتیجہ پر پہنچا کہ انسان کے لئے اپنی فطرت کے مطابق دوسرے جانوروں پر حکومت کرنا آسان ہے۔ مگر انسان پر حکومت کرنا مشکل ہے۔ کیونکہ میں نے غور کیا کہ کتنے ہی آقا ہیں جن کے گھر میں تھوڑے یا زیادہ نوکر ہیں۔ مگر وہ اپنے نوکروں سے بھی اطاعت نہیں کروا سکتے۔ پس اس سے میرا یہی خیال ہوا کہ ایسا ایک بھی آدمی نہیں جو انسان پر حکومت کر سکتا ہو۔ دوسرے جانداروں پر حکومت کرنے والے کئی ہیں۔ مگر یہ سوچتے سوچتے مجھے فورس بادشاہ کا خیال آیا۔ جس نے میری رائے بدل دی۔ اور میں نے کہا کہ انسانوں پر حکومت کرنی مشکل نہیں۔ میں نے دیکھا کہ بعض ایسے لوگ تھے جنہوں نے خوشی سے سائرس کی ماتحتی اختیار کی۔ حالانکہ بعض ان میں سے ایسے تھے جو اس سے دو مہینے کی راہ پر بعض چار مہینے کی راہ پر تھے۔ بعض ایسے بھی تھے جنہوں نے اسے کبھی دیکھا ہی نہ تھا اور ایسے بھی تھے جنہیں اسے دیکھنے کی توقع بھی نہیں ہو سکتی

پھر لکھا ہے اس نے لوگوں کے دل میں ایک پر جوش خواہش پیدا کر دی تھی کہ وہ اسے خوش رکھیں اور کہ وہ ہمیشہ ان پر حکومت کرتا رہے۔ اس نے اتنی قوموں پر حکومت کی کہ ان کی تعداد کا شمار مشکل ہے۔ مشرق سے مغرب تک اس کی حکومت پھیلی ہوئی تھی"

پھر اسی کتاب میں موجودہ زمانہ کے مورخین کی رائے کا یہ خلاصہ لکھا ہے

"اگر بڑائی انصاف کے لئے لڑنے بلکہ اس کے لئے جان دینے کے لئے تیار رہنے کا نام ہے تو وہ یعنی (فورس) بڑا بادشاہ تھا"

پھر لکھا ہے۔ یہ محض اپنی ذات کے لئے کچھ نہ کرتا تھا۔ وہ ایسا تھا کہ جب میڈیا کی حکومت بابل کی حکومت اور مصر والوں نے اتفاق کر کے اس پر حملہ کیا تو اس نے محض دفاع کی خاطر تلوار اٹھائی۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ وہ رحم مجسم تھا۔ اس کی ڈھال پر ناجائز خون کا قطرہ نہ گرا تھا۔ نہ بھیانک انتقام یا ظلم سے اس نے ہاتھ رنگے اس نے مقدونیہ والے بادشاہ کی طرح کبھی شہر نہیں جلائے۔ اس نے دیگر بادشاہوں کی طرح مغلوب بادشاہوں کے ہاتھ پاؤں نہیں توڑے۔ اس نے یہودی بادشاہوں کی طرح کبھی دیواروں پر ان کو نہیں گھسیٹا۔ نہ اس نے رومیوں کی طرح مغلوب بادشاہوں کو پھانسی دی۔ نہ اس نے یونانیوں کے پاگل خدا سکندر کی طرح خونریزی کی۔ وہ بے شک ایشیائی تھا۔ مگر وہ ایسے لوگوں میں سے تھا جو اپنے زمانہ سے بہت پہلے پیدا ہو جاتے ہیں۔ وہ دوسرے انسانوں سے بہت نرم دل تھا۔

وہ اپنی قوم کے رواج اور دستور سے بہت آگے نکلا ہوا تھا۔ انسانی نسل کی انتہائی ترقی جو آئندہ ہونے والی تھی۔ اس پر وہ قائم تھا۔ اس نے اپنی زبردست حکومت کی بنیاد اس پر رکھی تھی کہ ملکوں کو فتح کر کے ان کے درجہ کو بڑھایا جائے اور مفتوحوں کو مساوی حقوق دیئے جائیں۔

ٹائر کا وہ شہر جس نے نبوکدنضر اور سکندر کے آگے بڑے بڑے محاصروں کے بعد اپنے آپ کو سپرد کیا اس شہر نے اس کے جاتے ہی اپنی مرضی سے اپنے دروازے کھول دیئے"

"کہ سب سے بڑھ کر جو چھوٹی قوم جو یہودی کہلاتی ہے اس نے بابل کے دریا پر اس کا اس طرح استقبال کیا کہ کسی فانی انسان کا استقبال اس نے اس جوش سے کبھی نہیں کیا"

پھر لکھا ہے۔

"وہ اپنے زمانہ کی پیداوار نہ تھا بلکہ اس نے زمانہ کو پیدا کیا وہ اس کا باپ تھا۔ وہ تاریخ انسانی میں ایک منفرد اور بے مثل بادشاہ تھا"

ہسٹورینز ہسٹری آف دی ورلڈ جلد دوئم ص 597 ص 600

اب میں اس مضمون کو لیتا ہوں کہ وہ خدا تعالیٰ سے سچی خوابیں پانے کا مدعی تھا۔

اسی کتاب میں لکھا ہے کہ وہ ایک دفعہ ایک مہم پر جا رہا تھا کہ اس نے خواب دیکھا کہ دارا جو اس کا رشتہ میں بھتیجا تھا۔ اس کے دو پر نکلے ہیں۔ ایک یورپ پر پھیلا ہوا ہے اور دوسرا ایشیا پر۔ اس نے صبح اس کے باپ کو بلایا جو اس کے ساتھ تھا۔ اور اس سے کہا تمہارا لڑکا معلوم ہوتا ہے میرے خلاف سازش کر رہا ہے۔ پھر اس نے کہا میں اس یقین کی وجہ بھی بتا دیتا ہوں۔ اور وہ یہ کہ آج میں نے ایسا خواب دیکھا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کا میرے ساتھ اس محبت کی وجہ سے جو وہ مجھ سے رکھتا ہے یہ سلوک ہے کہ ایسے تمام اہم امور جو میری ذات پر گہرا اثر ڈالنے والے ہوں وہ مجھے بتا دیا کرتا ہے۔

(جلد 2 صفحہ 495)

اس خواب کی تعبیر میں گو اس نے غلطی کھائی اور سمجھا ہے کہ شائد دارا اس کے خلاف کوئی سازش کر رہا ہے لیکن جو اس کی تعبیر تھی وہ اپنے وقت پر شاندار طریق پر پوری ہوئی اور وہ اس طرح کہ فورس کے بعد اس کا بیٹا بادشاہ ہوا اور اسے لوگوں نے قتل کر دیا اس پر دارا نے چند شہزادوں کے ساتھ مل کر اس غاصب کو قتل کر دیا۔ اور آخر متفقہ فیصلہ سے دارا کو بادشاہ بنایا گیا۔ جس نے ایشیا اور یورپ کے بڑے حصہ کو فتح کر کے ایرانی حکومت کو بہت بڑھا دیا۔

ایک اچھی بات

"اس نے نجات پائی جس نے اپنا تزکیہ کیا۔ اگرچہ تزکیہ نفس بھی ایک موت ہے۔

دعا اور صدقات تقدیر معلق کو ٹلا دیتے ہیں

تقدیر دو قسم کی ہوتی ہے ایک کا نام معلق ہے اور دوسری کو مبرم کہتے ہیں اگر کوئی تقدیر معلق ہو تو دعا اور صدقات اس کو ٹلا دیتی ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس تقدیر کو بدل دیتا ہے اور مبرم ہونے کی صورت میں وہ صدقات اور دعا اس تقدیر کے متعلق کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتی' ہاں وہ عبث اور فضول بھی نہیں رہتی۔ کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی شان کے خلاف ہے وہ اس دعا اور صدقات کا اثر اور نتیجہ کسی دوسرے پیرایہ میں اس کو پہنچا دیتا ہے۔ بعض صورتوں میں ایسا بھی ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کسی تقدیر میں ایک وقت تک توقف اور تاخیر ڈال دیتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان

سلمیٰ شہناز

محترم سعید احمد اعجاز صاحب

محترم سعید احمد اعجاز صاحب 25 دسمبر 1912ء شہر سیالکوٹ محلّہ جنڈاں والا میں پیدا ہوئے پرائمری تک تعلیم اسی شہر میں پائی۔ دس سال کی عمر میں والدہ کا مشفق سایہ سر سے اٹھ گیا دل پر گہری چوٹ کھائی۔ اور بچپن سے ہی شعر کہنے لگے۔

چند ماہ بعد ان کے والد صاحب نے دوسرا نکاح کیا۔ پہلی والدہ سے تین اولادیں تھیں دو بھائی اور ایک بہن دوسری والدہ کے بطن سے دو اولادیں مزید تھیں ایک بیٹا اور ایک بیٹی۔

چھٹے درجے سے ایبٹ آباد منتقل ہوئے۔ اور والدین کے زیر سایہ دو تین سال وہیں قیام رہا۔ اور سلسلہ تعلیم بھی جاری رہا۔ اس دوران فطرت کے حسن سے بہت متاثر ہوئے جس کا ذکر ان کی ابتدائی زمانے کی شاعری میں بہت نمایاں نظر آتا ہے۔

پھر ایک سال دہن آباد قیام کیا اس کے بعد ہمارے دادا موصوف احمد دین پال نے پٹنہ میں مستقل سکونت اختیار کی۔ اور پھر باقی ماندہ تعلیم والد صاحب نے یہیں پائی۔ میٹرک کیا۔ ایف ایس سی کے بعد پٹنہ انجینئرنگ یونیورسٹی میں سول انجیرنگ میں داخلہ لیا۔ اپنی قابلیت کی بنا پر پورے چار سال وظیفہ لیتے رہے۔ اور اسی وظیفے میں اپنے تعلیمی اخراجات پورے کئے۔

1938ء میں انجیرنگ کی ڈگری حاصل کی پھر ایک سال ٹریننگ پر رہے۔ یہ عرصہ انہوں نے شہر "ادرہ" میں گزارا 1945ء میں لاہور اپنی ملازمت کا آغاز محکمہ پبلک ہیلتھ سے کیا۔ پھر جہلم لاہور ساہیوال راولپنڈی جیسے شہروں میں ملازمت کا سلسلہ جاری رہا۔ آخری سٹیشن لاہور تھا جہاں ریٹائرمنٹ ملی .... اور پھر یہیں مستقل سکونت اختیار کرلی۔

والد صاحب پیدائشی طور پر ایک شاعر تھے مگر حالات نے انہیں انجینئر بنایا۔ انہوں نے اپنے پیشے کے ساتھ پورا انصاف دیانت اور انتہائی لگن کے ساتھ کام کیا۔ انہوں نے انجینئرنگ کے سلسلے میں کتابیں لکھیں۔ ایک سیوریج اور دوسری سینٹری واٹر سپلائی پر اور تیسری کتاب سول مینول نمبر 7 لکھی جو رسول کالج آف انجینئرنگ میں پڑھائی جاتی ہے اور پبلک ہیلتھ کے حوالہ سے اس محکمہ میں استعمال ہوتی ہے۔ اور دوسری کتابیں انجینئرنگ یونیورسٹی میں واٹر سپلائی کے حوالے سے استعمال ہوتی ہیں۔

ان کی ذات میں لالچ نام کی کوئی چیز نہ تھی اپنے خاندان کی پرورش ہمیشہ رزق حلال سے کی۔ زندگی میں جب کبھی کسی ماتحت نے تحائف کی صورت میں رشوت دینے کی کوشش کی اس کو اس سختی سے منع کیا کہ آئندہ اسے جرأت نہ ہوتی مجھے یاد ہے جب کبھی کوئی ہمارے بچپن میں پھل یا کھانے کی اور چیزیں لایا ہمیشہ ناراضگی سے اسی وقت وہ سامان لانے والے کو اٹھوا دیا۔ والدہ صاحبہ بتاتی ہیں کہ ایک دفعہ جب ہم بہت چھوٹے تھے۔ والد صاحب کے اختیار میں بہت بڑے ٹھیکے تھے۔ جب ٹھیکہ دیا تو چند روز بعد ٹھیکدار گھر ایک نئی گاڑی لے آیا اور والد صاحب کو اس کی چابی دیتے ہوئے کہا کہ یہ میں آپ کے لئے لایا ہوں۔ جس پر والد صاحب سخت ناراض ہوئے اور اس کو گاڑی سمیت لوٹا دیا۔ ان کی اس دیانت اور سختی کا ایسا رعب بیٹھا کہ آئندہ پھر کسی کو جرات نہ ہوتی کہ کوئی ایسا قدم اٹھانے کی ہمت رکھتا۔ دیانت داری کا سکہ تو دلوں پہ بیٹھ گیا۔

والد صاحب اپنی ذات میں ایک دبستان تھے۔ آپ کو فارسی عربی' اردو اور انگریزی زبان پر یکساں قدرت حاصل تھی۔ علاوہ ازیں چند دیگر زبانوں کی بھی سوجھ بوجھ رکھتے تھے۔ اردو کے علاوہ فارسی زبان میں بھی طبع آزمائی کی اور اپنے پیچھے ضخیم اثاثہ چھوڑا ہے اصناف سخن میں غزل' نظم' قطعہ' رباعی' قصیدہ اور نوحہ لکھا... آزاد نظم میں بھی تجربات کئے جنہیں بڑی کامیابی نصیب ہوئی۔ رباعی لکھنے میں انہیں ایک منفرد حیثیت حاصل ہے حلقہ ارباب ذوق میں انہیں رباعی کا بادشاہ کہا جاتا۔ طبع زاد رباعیوں کے علاوہ "عمر خیام" کی رباعیات کا ترجمہ نظم سے نظم میں بڑی خوبصورتی سے کیا ہے۔ جس کی تعریف عبدالرحمان چغتائی نے نیرنگ خیال میں دل کھول کر کی تھی علاوہ ازیں بعض نظمیں ماخوذ بھی ہیں۔ جب میں نے میٹرک کا امتحان دیا تو مجھے ٹیگور پڑھانا شروع کیا جیسے وہ پڑھاتے گئے میں ساتھ لکھتی رہی جب وہ "گیتان جلی" پڑھا چکے تو پوری کتاب کا ترجمہ مکمل ہو چکا تھا۔ ان تراجم پر گرفت ایسی مضبوط ہے کہ طبع زاد ہونے کا گمان ہوتا ہے۔

ابتدائی دور کی شاعری رومانی ہے جس میں حسن فطرت کے ساتھ گہرا تجربہ بھی شامل ہے خوبصورت تشبیہیں اور دلکش مثالیں بھی... عمر کے ساتھ ساتھ کلام میں عشق حقیقی کی واردات شدید ہوتی چلی گئی۔ فلسفہ و عارفانہ مضامین' پختہ کلامی اور زبان پر دسترس کو دیکھ کر کئی مقامات پر اقبال کا گمان ہوتا ہے۔

سعید احمد اعجاز صاحب کا کلام رسالہ "نیرنگ خیال" "ادبی دنیا" نقوش اور "محفل" میں چھپتا رہا۔ بعد ازاں یہ سلسلہ "الفضل" اخبار میں بڑے تواتر سے چلتا رہا۔ وہ حلقہ ارباب ذوق کے پندرہ روزہ مشاعروں میں بڑی باقاعدگی سے جاتے اور اپنے کلام سے ارباب ذوق کو محظوظ کرتے۔

مگر ان کے کلام کا کوئی مجموعہ منظر عام پر نہیں آیا یہی ان کا قیمتی ورثہ ہے جو انہوں نے اپنے پیچھے چھوڑا ہے اس ورثے کو محفوظ کرنے کا کام جاری ہے خدا ہمیں توفیق دے کہ اس کام کو بخوبی پایہ تکمیل تک پہنچا سکیں۔

ہماری دادی جان کہا کرتی تھیں "سعید کی اٹھان ہی اور تھی۔ وہ دیگر بچوں سے بہت مختلف تھا۔ وہ بچپن سے ہی علم دوست تھا... سارا دن اپنی گیلری میں کتابوں میں مشغول رہتا... عام بچوں کی طرح گلی محلوں میں کھیلنے سے اسے کوئی رغبت نہ تھی"... کتابوں سے ایسا پیار تھا کہ اردو فارسی عربی اور مغربی ادب و فلسفہ کا گہرا مطالعہ کیا۔ سب ادیبوں شاعروں اور فلاسفروں کے سرمایہ سے مستفید ہوئے۔ بچپن سے ہی مذہب کی کھوج میں بھی لگے رہے۔ اور طویل عرصہ صراط مستقیم کی جستجو رہی۔

والد صاحب اپنے خاندان میں فرد واحد تھے جنہیں احمدیت قبول کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ ان کے والد والدہ بہن بھائی کسی نے ساتھ نہ دیا۔ سسرال میں بھی آج تک دور دور کوئی ایمان نہیں لائے دونوں خاندانوں میں وہ تنہا تھے۔ خاندان والوں کی مخالفتیں سہیں رشتہ داروں کی نفرتیں برداشت کیں۔ مگر انہیں کچھ پروا نہ تھی .... 1949ء میں جب حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کراچی جاتے ہوئے ساہیوال پہنچے تو والد صاحب نے سٹیشن پر ان کے ہاتھ پر بیعت کی اور پھر سلسلہ احمدیہ سے ایسی محبت کی کہ ہر آواز پر لبیک کہا۔ دین کو ہمیشہ دنیا پر مقدم رکھا۔ کچھ عرصہ والدہ صاحبہ سے بھی پوشیدہ رکھا ایک مرتبہ والدہ صاحبہ ان کے چچا محمد دین پال صاحب کے گھر گئیں اور ان کی اہلیہ سے کسی بات کے سلسلے میں کہا یہ طریقہ آپ احمدی لوگوں میں ہے ہم میں نہیں جس کے جواب میں چچی صاحبہ نے کہا تو آپ کیا ہیں؟ تمہارے میاں تو ایمان لا چکے ہیں۔ جب ہم لوگ گھر لوٹے تو امی نے والد صاحب سے پوچھا اور ناراضگی کا اظہار بھی کیا کہ یہ خبر سارے شہر میں مشہور ہے اور مجھے آپ نے لاعلمی میں رکھا۔ والد صاحب خاموش رہے.... بعد ازاں دفتر جاتے ہوئے سلسلے کی کتب امی کی دسترس میں چھوڑ دیتے۔ انہوں نے تھوڑا بہت مطالعہ کیا... دو تین سال بعد میرا بھائی محمد طارق جو پانچویں نمبر پر ہے ایک سال کا تھا.... شدید بیمار ہوا حالت تھی کہ دن بدن بگڑتی جا رہی تھی... لاہور کا کوئی ڈاکٹر کوئی حکیم نہ چھوڑا... نوبت یہاں تک پہنچی کہ بچے کو ختم سمجھ بیٹھے اور مایوسی بڑھتی گئی۔ معاً والدہ صاحبہ کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ اگر احمدیت سچی ہے تو اللہ اس بچے کو نئی زندگی دے گا اور اگر یہ بچ گیا تو میں ایمان لے آؤں گی...

چنانچہ اسی رات کی صبح کو حالت پھر گئی بچے نے آنکھیں کھول دیں اور چند ہی روز میں وہ روبصحت ہو گیا... یہ واقعہ اتنا بڑا زندہ نشان تھا کہ امی نے فوراً بلا پس و پیش امام جماعت احمدیہ الثانی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے پاس جا کر صدق دل سے بیعت کرلی... ان کا ایمان بھی اتنا مضبوط ہے کہ اپنے میکہ والوں کی ناراضگیاں مول لیں ساتھ ہمیشہ والد صاحب کا دیا میرے اس بھائی کو' جس کے لئے امی ایمان لائی تھیں' خدا نے نہ صرف زندگی دی بلکہ اللہ کے فضل سے آج بہت عزت اور ترقی دی ہے۔

والد صاحب کو سلسلہ احمدیہ سے عشق تھا اور احمدی بہت پیارے تھے۔ زندگی میں کئی مقامات پر انہوں اندھا اعتماد کیا۔ ایک دفعہ ربوہ زمین خریدنا تھی رقم دے کر آگئے اور خریداری کے تمام اختیارات وہاں کسی عزیز کے حوالے کر آئے... پھر کئی سال بعد جب زمین فروخت کرنا تھی تو رجسٹری مختار نامہ اور انتقال زمین کے اختیارات کسی منتظم کے حوالے کر آئے جس پر ایک بیٹے نے کہا بھی کہ اباجی آپ ساری کارروائی قانون کے مطابق کریں۔ اتنا اعتماد مناسب نہیں جس پر انہوں نے کہا یار! کوئی بات نہیں مجھے ان نیک لوگوں پر بھروسہ ہے۔ اور واقعی خدا کا ہر بار ایسا ہی فضل ہوا کہ ان کا کچھ مال ضائع نہ ہوا۔ انتہائی دیانتداری سے گھر بیٹھے زمین کے معاملات طے ہو گئے اور رقم مل گئی۔ یہ ایسے واقعات ہیں جن کی مثال دنیا میں کہیں نہیں ملتی۔

جب حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کا انتقال ہوا تو اباجی بہت روئے چھٹی مانگی مگر افسران بالا نے انکار کر دیا۔ ان کے دل میں آخری دیدار کی ایسی تڑپ تھی کہ بغیر چھٹی لئے اپنی نوکری کو خطرے میں ڈالتے ہوئے ربوہ چلے گئے اور دو روز کے قیام کے بعد لوٹے.... اللہ نے مدد فرمائی اور کسی نے کوئی جواب طلبی نہ کی۔ ہمارا گھر برسوں تک مرکز عبادت رہا۔ لجنہ اماء اللہ' انصار اللہ اور خدام کے اجلاس باقاعدگی سے ہمارے گھر ہوتے اور ہر بار نہایت خاطر و اہتمام اور دلی محبت سے انتظام ہمارے گھر ہوتا۔

انسانیت کا درد دل میں کوٹ کوٹ کر بھرا تھا کسی کو تکلیف میں نہ دیکھ سکتے۔ ایک دفعہ ہمارے یہاں ایک ملازم رکھا گیا یہ 1961ء کا واقعہ ہے چند ہی روز بعد اسے سودا لانے کی غرض سے سو روپیہ دیا گیا گرمی کے دن تھے سر ڈھانپنے کے لئے اسے نیا تولیہ دیدیا۔ وہ ایسا گیا کہ پھر نہ لوٹا... چند روز بعد ہمارے ڈرائیور نے اسے کسی بازار میں دیکھ لیا وہ اسے پکڑ کر لے آیا۔ اباجی کے سامنے آتے ہی اس نے ان کے پاؤں پکڑ لئے۔ اباجی نے اسے اٹھایا۔ اور معاف کر دیا۔ ساتھ ہی کچھ رقم بطور کرایہ دے کر رخصت کیا اور ڈرائیور سے کہا اسے چھوڑ دو۔ شاید بیچارہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجبور ہو۔ ضرورت مند ہو گا۔

اسی طرح ایک روز او منی بس میں سفر کر رہے تھے۔ بس میں بہت بھیڑ تھی والد صاحب بھی کھڑے تھے۔ کسی جیب کترے نے جیب صاف کی آپ کو محسوس ہو گیا۔ آپ نے پکڑو پکڑو کی آواز لگائی۔ اس نے چلتی بس سے چھلانگ لگائی گر پڑا ڈرائیور نے بس روک دی۔ جب لوگوں نے اتر کر دیکھا تو اس کے سر میں زخم آیا تھا۔ اباجی سے اس کی تکلیف برداشت نہ ہوئی اور فوراً معاف کر دیا اور کہا یہ پیسے رکھ لو اور اپنی مرہم پٹی کراؤ۔

میرے والد صاحب بہت خوش نصیب تھے کہ خدا نے انہیں عزت و محبت جیسی دولت سے ان کی زندگی میں ہی نوازا تھا حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کا زمانہ تھا آپا امتہ الرشید صاحبہ کی صاحبزادی کی شادی پر مدعو تھے۔ والد صاحب صاحبزادی کی رخصتی پر ایک موثر نظم لکھ کر ساتھ لے گئے تھے۔ جب سنانے کے لئے اٹھے تو حضرت امام جماعت الثالث نے نہایت محبت سے اعلان کیا کہ پہلے تو ہم سعید احمد اعجاز صاحب کو پڑھتے تھے ہماری خوش قسمتی ہے کہ آج ہم انہیں سنیں گے اور دیکھیں گے بھی۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کے زمانہ میں 1981ء میں ماہ اکتوبر میں ربوہ میں اجتماع تھا... انصار اللہ کے موضوع پر لکھنے کے لئے مصرع طرح دیا گیا تھا جوانوں کے ہو تم جوان اللہ اللہ سب شاعروں نے اس موضوع پر طبع آزمائی کی تھی۔ والد صاحب نے بھی اپنی نظم لکھ کر بھیجی تھی۔ مگر بیٹی کی شادی انہی دنوں تھی شمولیت نہ کر سکے۔ والد صاحب کی نظم ان کی غیر موجودگی میں پڑھی گئی... جب فیصلہ سنایا گیا تو ان کی نظم پہلے نمبر پر قرار دی گئی حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث نے انعام اپنے دست مبارک سے دیا جس کا اباجی کو بہت دکھ تھا کہ میں ایسی مبارک تقریب میں حاضر نہ ہو سکا اور امام جماعت سے اعزاز خود وصول نہ کر سکا...

ڈیڑھ سال قبل اباجی پر فالج کا حملہ ہوا تھا چند ہی روز بعد اللہ کے فضل سے چلتے پھرتے اور اپنے کام خود کرتے تھے۔ مگر عموماً نیند کا غلبہ رہتا اس لئے ذہنی کام قریباً بند پڑا تھا... اسی عرصہ کے دوران امام جماعت احمدیہ الرابع حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے اباجی کے نام تین خطوط لکھے جن میں ان کے کلام کے سلسلے میں نہایت محبت سے حوصلہ افزائی فرمائی تھی یہ خطوط اس شفقت اور محبت سے لکھے گئے تھے کہ والد صاحب خوشی سے پھولے نہ سماتے جو بھی ان کی عیادت کو آتا تذکرہ کرتے اور پڑھ کر سناتے میں نے بھی یہ خط کئی بار سنے اور ان سے ہر بار کہا انہیں فوٹوسٹیٹ کروا کے ہمیں بھی دے دیں... مجھے بہت فخر و خوشی ہوتی کہ ہم ایسے باپ کی اولاد ہیں جن پر خدا کی اتنی رحمتیں اور فضل ہے... وہ ان خطوط کا جواب دینے کا بہت ارادہ رکھتے تھے میں نے کئی مرتبہ کہا مجھ سے لکھوا لیں مگر ان کی تمنا تھی کہ وہ اپنے ہاتھ سے شکریہ ادا کریں گے۔ مگر افسوس اس بیماری اور کمزوری نے انہیں مہلت نہ دی تھی اور یہ حسرت وہ اپنے ساتھ ہی لے گئے۔

اپنی سوتیلی والدہ سے بھی ایسی محبت و احترام کرتے کہ حقیقی اولادیں بھی ایسا حکم خدا پر نہیں چلتیں اکثر کہتے والدہ صاحبہ میرے والد کی منکوحہ ہیں اور ان کی ہر عزیز چیز میرے لئے عزت و احترام کی جگہ ہے۔ سردیوں کے دن تھے وہ ہمارے پاس مقیم تھیں ان کے علاج و تیمارداری میں کوئی کسر نہ چھوڑتے... دفتر سے آتے ہی سیدھے ان کے کمرے میں جاتے اور پیروں کو ہاتھ لگا کر پوچھتے "ماں جی" اب طبیعت کیسی ہے! اور گھنٹہ بھر بیٹھنے کے بعد اپنی ضروریات پوری کرتے... ہم دونوں بہنوں کی ڈیوٹی تھی ان کے ساتھ سونا اور سارا دن بھی سب ہی افراد خانہ ان کی تیمارداری میں رہتے۔ والد صاحب انہیں دوائیاں اپنے ہاتھ سے کھلاتے... اور جب میں کالج ہوتی اور امی کسی کام میں مشغول ہوتیں تو والدہ صاحبہ کا کموڈ خود اٹھا کر پیشاب گرا کر دھو دیتے۔ اماں جی اس وقت بہت دعا دیتیں اور کہتیں میں حیران ہوں اتنا بڑا افسر ہو کر طبیعت میں کیسا انکسار ہے اور میری کتنی خدمت کرتا ہے اللہ سعید کو اس کا بہت اجر دے۔

اپنی والدہ کے علاوہ جب ہمارے نانا نانی آتے تو بہت خندہ پیشانی سے انہیں خوش آمدید کہتے اور خاطر مدارت میں پیش پیش ہوتے۔ جب وہ بیماری کی حالت میں متعدد بار لاہور آئے تو انہیں لمبا عرصہ بڑی کشادہ دلی سے اپنے پاس رکھا اور ڈاکٹروں کے پاس لے کر خود جاتے... خود دوائیاں کھلاتے اور بڑی محبت سے ان کا ہر کام کرتے۔

والد صاحب کی پوری زندگی میرے سامنے کھلی کتاب کی مانند ہے انہوں نے ہماری والدہ سے ہمیشہ نہایت احسان و محبت کا سلوک مجھے یاد نہیں کہ زندگی بھر انہوں نے کبھی ہماری والدہ کی دل آزاری کی ہو... والدہ صاحبہ نے سیاہ کیا سفید کیا وہ ہمیشہ راضی رہے اور والدہ صاحبہ بھی نہایت اطاعت گزار بیوی تھیں خدا کا خاص فضل تھا کہ ہمارا گھر جنت کا نمونہ تھا وفات سے ایک ڈیڑھ ماہ قبل میرے یہاں آئے تھے اباجی نے زندگی بھر میٹھے سے بہت پیار رکھا (ان کے دوست کہا کرتے تھے کہ سعید صاحب کو چائے چینی دان میں بنا دیں۔ شوگر کے مریض تھے) میرے گھر میٹھا کھا لیا۔ امی ناراض ہوئیں کہ آپ پرہیز نہیں کرتے تو ہنسنے لگے اور بہت ہنسے جب امی دوسرے کمرے میں چلی گئی تو میرے میاں سے کہنے لگے جب ساتھ زیادہ لمبا ہو جائے تو بے تکلفی بڑھنے لگتی ہے میری اہلیہ بھی مجھ سے بے تکلف ہوتی جا رہی ہیں چہرے پر بڑی دلکش مسکراہٹ تھی طبیعت میں بڑا سلجھا ہوا مزاج تھا۔

ہم بہن بھائیوں سے کبھی سخت کلامی نہ کی کبھی ڈانٹ ڈپٹ نہ کی۔ بس آنکھ کا رعب تھا۔ جو بات انہیں ناپسند ہوتی ان کی نگاہ سے اندازہ ہو جاتا۔ ہمیں ہمت نہ ہوتی کہ کوئی کام ان کی پسند کے برعکس کریں۔ آخری وقت تک ان کی ذات کا رعب اور پیار قائم رہا۔ مجھ سے زندگی بھر خصوصی محبت کی۔ وہ میرے دوست بھی تھے۔ میں نے ان سے کبھی دل کی کوئی بات نہ چھپائی میرا ہر راز و نیاز ان سے ہوتا۔ بچپن سے لے کر آج تک ہر مسئلہ ان کے ساتھ مل کر طے کیا۔ جب میں سکول کالج اور پھر یونیورسٹی جاتی تھی۔ اپنی دوستوں اور اپنے استادوں کی ایک ایک بات انہیں آکر بتاتی اور کلاس کی تمام کارروائی سناتی اور وہ بڑے شوق سے سنتے لطف اندوز ہوتے اور میری صحیح راہنمائی فرماتے۔ وہ میری اتنی حوصلہ افزائی کرتے کہ میں انہیں اپنا ہر کام اس طرح دکھاتی یا ذکر کرتی جیسے کوئی کارنامہ کیا ہو یہاں تک کہ اپنی ہر خریداری اپنی ہر چیز انہیں دکھاتی دل کھول کر داد دیتے اور مجھے اطمینان ہو جاتا کہ میں نے غلطی نہیں کی میرے گھر آتے تو میرے گھر کی تعریف کرتے میرے پودوں کو دیر تک دیکھتے۔ جیسے میری ہر چیز انہیں بہت پیاری تھی۔

بفضل خدا اتراسی (83) برس عمر پائی اور نہایت کامیاب و بے داغ زندگی گزاری وہ موصی تھے اور ان کی آخری آرام گاہ ربوہ میں ہے۔ میں دعا گو ہوں کہ خداوند کریم اپنے خاص فضل و کرم سے ان کے درجات بلند فرماتے ہوئے انہیں جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے آمین۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے اور والدہ صاحبہ کو خصوصاً صبر و ہمت جو تنہا ہو گئی ہیں اور ان کی جدائی و غم سے نڈھال ہیں۔ خدا ان پر اپنا خاص فضل و کرم کرے ثم آمین

داستانِ زندگی کے کانپتے اوراق پر
ہے درخشاں موت کی مہر جلال
ہر وہ شے جس سے محبت ہے ہمیں
آرزو جس کے لئے بے تاب ہے
ایک دن مٹنا ہے اس کو بھی ہماری ہی طرح

سعید احمد اعجاز

بجٹ پر ثاقب زیروی کا تبصرہ

بہترین بجٹ کی آڑ میں

وفاقی بجٹ جسے غیر منتخب حضرات تیار کریں لازماً ایسا ہی ہونا چاہئے۔ جس میں ملک کے عوام کے لئے "فلاح و بہبود" کی کوئی گنجائش نہیں۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ اس وفاقی بجٹ کے ساتھ صدارتی پنشن ایکٹ میں اہم ترامیم بھی کر دی گئی ہیں۔ جن کے مطابق 5 ہزار کی جگہ 10 ہزار اور 56 ہزار کی جگہ ایک لاکھ بیس ہزار اور 2 لاکھ 80 ہزار کی جگہ چھ لاکھ روپے سابق صدر کو ملا کریں گے۔ صدر کی بیوہ کو بھی مذکورہ رقوم ملیں گی۔ نیز اسی تناسب سے صدر مملکت اور وزیر اعظم کے مشاہروں۔ اعزازیوں الاؤنسوں اور دیگر مراعات میں غیر معمولی اضافہ کر دیا گیا ہے۔ اہل وطن کے لئے علیٰ قدر مراتب اس غیر معمولی اضافے کی تفصیل دی جا رہی ہے۔ تاکہ سند رہے اور بوقت ضرورت کام آئے۔

صدر مملکت کی بنیادی تنخواہ بڑھا کر 23 ہزار روپے ماہانہ ٹیکس فری کر دی گئی ہے۔

صدر کو بجلی اور گیس مفت مہیا کی جائے گی

سیکشن II اور سب سیکشن I میں صدر کو ملنے والی رقم اڑھائی لاکھ روپے سے بڑھا کر 10 لاکھ کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس طرح جو رقم پہلے 50 ہزار ملتی تھی وہ دو لاکھ روپے کر دی گئی ہے۔

صدر کو دنیا کی مہنگی ترین ایک موٹر کار لینے کا استحقاق ہو گا۔

صدر کے الاؤنسوں میں 5 گنا اضافہ کر دیا گیا ہے۔ یہ طے کیا گیا ہے کہ آئندہ جب بھی سرکاری ملازمین کی تنخواہوں یا الاؤنسوں میں اضافہ ہو گا۔ تو صدر کی تنخواہ اور الاؤنسوں میں بھی ساتھ ہی اضافہ کر دیا جایا کرے گا۔

صدر کو دی جانے والی سرکاری رہائش کی سالانہ مرمت و تزئین وغیرہ کے لئے 17 لاکھ 50 ہزار روپے اور پانی و بجلی کے لئے سالانہ 3 لاکھ ملیں گے۔

وفاقی بجٹ کی آڑ میں "وزیر اعظم پاکستان" کی تنخواہ الاؤنسوں اور دیگر مراعات کے ایکٹ میں بھی ترامیم کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ ایکٹ میں وزیر اعظم کی "بیوی" کی جگہ "شریک حیات" لکھا گیا ہے۔

وزیر اعظم کو اب 5 ہزار کی بجائے 23 ہزار ملا کریں گے وزیر اعظم کو مفت بجلی اور گیس ملا کرے گی۔ سیکشن II سب سیکشن I کے تحت ملنے والے اڑھائی لاکھ روپے کی جگہ اب 10 لاکھ روپے ملا کریں گے سیکشن (14) سب سیکشن I کے تحت ملنے والے 50 ہزار کی جگہ اب 2 لاکھ روپے ملا کریں گے۔ وزیر اعظم کو بڑے بڑے طاقت والے انجن کی دنیا کی بہترین کار ملا کرے گی۔

دوسرے شیڈول کالم (1) کے تحت 4 لاکھ روپے کی جگہ اب 10 لاکھ روپے کالم (2) کے تحت 2 لاکھ کی بجائے 6 لاکھ روپے کالم (3) کے تحت ملنے والے ساڑھے پانچ لاکھ کی بجائے 25 لاکھ روپے کالم (4) کے تحت ساڑھے چھ لاکھ کی بجائے 15 لاکھ روپے کالم (5) کے تحت سوا تین

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

روس کے صدارتی انتخاب کا دوسرا مرحلہ

بدھ کے روز روس کے صدارتی انتخاب کا دوسرا مرحلہ منعقد ہو رہا ہے۔ اس مرحلے میں روس کے صدر مسٹر بورس یلسن اور کمیونسٹ امیدوار گینا ڈی زیوکوف کے درمیان حتمی مقابلہ ہے۔ پہلے مرحلے میں کئی امیدوار تھے۔ اور کوئی بھی امیدوار حتمی یعنی 50 فیصد سے زائد اکثریت حاصل نہیں کر سکا تھا۔ صدر یلسن نے 37 فیصد اور گیناڈی زیوکوف نے 31 فیصد ووٹ حاصل کئے تھے۔ روس کے آئین کے مطابق اگر پہلے مرحلے میں کوئی امیدوار 50 فیصد سے زائد ووٹ حاصل نہ کر سکے تو دوسرے مرحلے کا انتخاب ہوتا ہے جس میں صرف سب سے زیادہ ووٹ حاصل کرنے والے دو امیدوار حصہ لیتے ہیں۔ ماضی میں صدر یلسن صدر منتخب ہوئے تھے تو ان کو دوسرے مرحلے تک جانے کی ضرورت نہیں پڑی تھی اور وہ پہلے مرحلے ہی میں 50 فیصد سے زائد ووٹ حاصل کر کے رشین فیڈریشن کے پہلے براہ راست ووٹوں سے منتخب ہونے والے صدر بن گئے تھے۔ اس کے بعد سوویت یونین کی ٹوٹ پھوٹ میں صدر یلسن نے اہم کردار ادا کیا اور سوویت یونین کا شیرازہ بکھرنے کے بعد جب صدر یلسن کو آزادانہ طور پر ملک کی باگ ڈور سنبھالنی پڑی تو ملک کی اقتصادی حالت بہت سی ناہمواریوں کا شکار ہو گئی۔ ملک کو کمیونسٹ نظام سے بدل کر آزادانہ معیشت کے مغربی سرمایہ دارانہ نظام میں لایا گیا۔ کمیونسٹ نظام میں پابندیاں تو بہت تھیں لیکن روٹی ہر کسی کو ملتی تھی چاہے وہ لائنوں میں لگ کر ہی کیوں نہ ملے۔ کمیونزم ختم ہوا۔ آزادی کا دور ہوا تو روٹی کے لالے پڑ گئے۔ روبل انتہائی بے حقیقت کرنسی بن گیا۔ جرائم کی بھی آزادی ہو گئی۔ قیمتیں آسمان سے باتیں کرنے لگیں۔ بدامنی چوری ڈاکہ عام ہو گیا۔

اس کے بعد صدر یلسن کو دوسرا معاملہ چیچنیا کا درپیش ہوا۔ روس کے اس مختصر سی کاکیشیائی مسلمان ریاست نے جو ماضی میں بھی روس کے زاروں سے نبرد آزما رہنے کی طویل تاریخ رکھتی ہے ایک دفعہ پھر روسی قیادت کو ناکوں چنے چبوا دیئے۔ اور روس جو گئی گزری صورت میں بھی دنیا کی چند طاقتوں میں سے ایک ہے مٹھی بھر مسلمانوں کے جذبہ حریت کے سامنے بے بس ہو گیا۔ اس سے روس کی اور روسی فوج کی دنیا بھر میں جگ ہنسائی ہوئی۔ امریکہ اور دیگر یورپی ممالک نے بھی چیچنیا میں روسی مظالم اور فوجی پیش قدمی کو پسند نہ کیا۔ صدر یلسن کی مقبولیت جو پہلے ہی اقتصادی حالت خراب ہونے کی وجہ سے کم ہو چکی تھی مزید کم ہو گئی۔

حالیہ دور صدارت کے آخری سال ڈیڑھ سال کے عرصے میں صدر یلسن پر دل کا شدید دورہ پڑا۔ وہ ہسپتال میں داخل کر دیئے گئے۔ کئی ہفتے ان کی حالت خراب رہی۔ کاروبار مملکت معطل رہا۔ ڈاکٹروں نے کہہ دیا کہ ان کو کام کرنے سے پرہیز کرنا چاہئے۔ صدر یلسن آرام کرتے رہے۔ امریکہ نے اپنے خاص دوست کی علالت پر تشویش کا اظہار کیا۔ تاہم دل کی بیماری ایسی چیز ہے کہ آدمی ٹھیک بھی ہو جاتا ہے اور آناً فاناً شدید بیمار بھی پڑ جاتا ہے اور دیکھتے ہی دیکھتے دنیا سے گزر بھی جاتا ہے۔ صدر یلسن کی بیماری کے بعد ایک خیال یہ تھا کہ وہ شاید اب دوبارہ عملی سیاست میں حصہ نہ لے سکیں۔ لیکن صحت بحال ہو گئی اور یلسن نے اعلان کر دیا کہ وہ صدارت کے دوسرے عرصے کے لئے بھی امیدوار ہوں گے۔

صدر یلسن نے پہلا راؤنڈ کم اکثریت سے ہی سہی مگر جیت تو لیا۔ اب دوسرا راؤنڈ شروع ہونے سے پہلے انہوں نے تیسرے نمبر پر آنے والے جنرل الیگزینڈر کو اپنے ساتھ ملا لیا جنہوں نے خاصی بڑی تعداد میں ووٹ حاصل کئے تھے۔ ایک اور تبدیلی یہ ہوئی کہ روس کے متنازعہ قوم پرست لیڈر زرنیوسکی نے بھی کمیونسٹ امیدوار کی مخالفت کر دی اور صدر یلسن کی حمایت کر دی۔

گزشتہ چند دنوں سے صدر یلسن کی بیماری کے بارے میں دوبارہ سرگوشیاں ہو رہی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ انتخابی مہم کے آخری چند دنوں میں' جبکہ ان کو بڑا سرگرم ہونا چاہئے تھا' وہ منظر سے غائب رہے۔ تاہم انتخاب سے ایک دن پہلے انہوں نے ٹی وی پر آکر اپنے عوام سے ایک مختصر خطاب کیا اور عوامی رائے کو اپنے حق میں کرنے کی کوشش کی۔

صدر یلسن کے حریف مسٹر گیناڈی زیوکوف نے ان کی بیماری کو خوب اچھالا۔ اور مطالبہ کیا کہ حکومت سرکاری طور پر صدر یلسن کی بیماری کے بارے میں عوام کو بتائے۔ لیکن حکومت تو مصلحتاً چپ سادھے ہوئے ہے وہ بھلا ان باتوں میں آنے والی ہے۔ لہٰذا صدر یلسن کی بیماری کو گومگو میں رکھا گیا ہے۔

رائے عامہ کے جائزے بتاتے ہیں کہ صدر یلسن کو اپنے حریف کمیونسٹ رہنما گینا ڈی زیوکوف پر برتری حاصل ہے۔ اس وقت اگر کوئی بات ان کے مخالف جا سکتی ہے تو وہ ان کی صحت ہے۔ ان سطور کی اشاعت تک روس کے انتخاب کا نتیجہ آ چکا ہو گا۔ اگر روس کے عوام نے ان کی بیماری کو اہمیت نہ دی تو نتیجہ صدر یلسن کے حق میں ظاہر ہونے کا امکان زیادہ ہے۔ لیکن اگر ان کے مخالف ان کی بیماری کو ایکسپلائٹ کرنے میں کامیاب ہو گئے تو نتیجہ بدل بھی سکتا ہے۔

اخبارات میں سے

سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی کے لئے

20-6-96 کے انگریزی روزنامہ نیوز کے خطوط کے کالم میں چوہدری عبدالحمید صاحب سائنس اور ٹیکنالوجی کے فروغ کے بارے میں لکھتے ہیں:-

(ترجمہ) سردار فاروق احمد لغاری صدر پاکستان نے اپنی حالیہ تقریروں میں پاکستان میں سائنس اور ٹیکنالوجی کے فروغ پر خاصا زور دیا ہے۔ اس سے پہلے بیس سال قبل کی بات ہے جب فرزند پاکستان ڈاکٹر عبدالسلام نشان امتیاز جو کہ پاکستان کے واحد نوبل انعام حاصل کرنے والے سائنس دان ہیں نے اس سلسلے میں آواز بلند کی تھی اور اس وقت کے ارباب اقتدار کو اس معاملے میں بے شمار تجاویز پیش کی تھیں۔ لیکن بدقسمتی سے کسی بھی حکومت نے (جس سے موجودہ حکومت کا استثنیٰ بھی نہیں کیا جا سکتا) ان تجاویز کو نافذ کرنے کی ہمت نہ کی جس کی وجہ صرف یہ تھی کہ ڈاکٹر صاحب احمدیہ جماعت کے رکن تھے۔

لیکن میں حکومت پاکستان اور پاکستان کے لوگوں سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب ایک احمدی سائنس دان نے فزکس میں عظیم الشان کارکردگی کی وجہ سے نوبل انعام حاصل کیا تھا تو کیوں خوش ہوئے تھے۔ اور کیا وہ اس وقت احمدی نہیں تھے۔ جب ان کو دنیائے سائنس کا وہ انتہائی باوقار اعزاز دیا گیا تھا۔ جسے حاصل کرنے کے لئے دنیا کا ہر سائنس دان اپنی زندگی میں خواب دیکھتا رہتا ہے۔

اگر پاکستان کی پہلی اور موجودہ حکومتیں ڈاکٹر عبدالسلام کی طرف سے پیش کی گئی تجاویز پر سنجیدگی سے ذرا بھی غور کرنے کی زحمت گوارا کرتیں تو مجھے یقین ہے کہ پاکستان ترقی کے میدان میں اپنے کئی ہمسایہ ملکوں کے مقابلہ میں آگے ہوتا۔

یہ خط لاہور سے لکھا گیا۔

بقیہ صفحہ 4

لاکھ روپے کی بجائے ساڑھے سات لاکھ روپے کالم (6) کے تحت 4 لاکھ کی بجائے ساڑھے سات لاکھ روپے کالم (7) کے تحت 35 لاکھ 25 ہزار کی بجائے 71 لاکھ روپے کا وزیر اعظم کو حق دار قرار دیا گیا ہے۔

وزیر اعظم کی صوابدیدی رقم اگر ایک سال خرچ نہیں ہو گی تو وہ اگلے سال خرچ ہو سکے گی وزیر اعظم کو دی جانے والی سرکاری رہائش گاہ کی مرمت و تزئین کے لئے 13 لاکھ 50 ہزار روپے رکھے گئے ہیں وزیر اعظم کی تنخواہ۔ الاؤنس اور دیگر مراعات میں سرکاری ملازمین کی تنخواہوں اور الاؤنسوں میں اضافہ کے ساتھ ہی اضافہ کر دیا جائے گا۔

"واضح رہے" کہ وفاقی وزراء اور وزرائے مملکت کی تنخواہوں اور الاؤنسوں میں اور مراعات میں بھی اس تناسب سے اضافہ کا بل قومی اسمبلی میں پیش کیا گیا ہے۔ اور اب ملاحظہ فرمایئے "سابق صدر" کی پنشن اور دیگر مراعات کی تفاصیل جنہیں پڑھ کر یقیناً آپ ہاتھی مرا ہوا سوا لاکھ کا" کی ضرب المثل بھول جائیں گے۔

صدر اور سابق صدر کو پاکستان آرمز آرڈی ننس کی شقوں سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے۔

سابق صدر کو اپنی اہلیہ اور زیر کفالت بچوں کے لئے ڈپلومیٹک پاسپورٹ ملیں گے۔

صدر اور سابق صدر پاکستان بھر کے اندر حکومتی گیسٹ ہاؤسوں۔ ریسٹ ہاؤسوں اور سرکٹ ہاؤسوں میں مفت قیام کر سکیں گے"

ان کی رہائش گاہ پر ٹیلی فون حکومتی خرچ پر لگے گا چار ہزار روپے ماہانہ یا 48 ہزار روپے سالانہ ٹیلی فون بل سرکاری خزانے سے ادا ہوا کرے گا۔

سابق صدر کو تاحیات بنیادی پے سکیل 17 یا 18 گریڈ کا ایک پرائیویٹ سیکرٹری ایک سیکورٹی گارڈ۔ ایک ڈرائیور اور ایک باورچی اس دن سے ملے گا۔ جس دن سے انہیں پنشن کا حق دار قرار دیا جائے۔

سابق صدر اور ان کے بیوی بچوں کا اندرون بیرون ملک زندگی بھر مفت علاج ہو گا۔

سابق صدر کو مفت سرکاری رہائش گاہ ملے گی اگر سرکاری رہائش گاہ دستیاب نہ ہو تو انہیں 12 ہزار روپے ماہانہ کی رہائش گاہ حکومت لے کر دے گی

ایوان صدر سے نئے گھر میں منتقلی کے لئے ایک لاکھ روپے الاؤنس دیا جائے گا۔

مفاد پرست سیاسی مدح سرا ان اضافوں کی توجیہہ اس کے سوا کیا کریں گے کہ "روپے کی قیمت "گر گئی" ہے اور مہنگائی بڑھ گئی ہے۔ لہٰذا یہ اضافے ناگزیر تھے۔"

مگر کاش انہی خطوط پر ان مقتدرین نے وطن عزیز کے غریب اور متوسط عوام کے بارے میں بھی سوچا ہوتا کہ گرانی نے ان کا کس کس طرح حلیہ بگاڑا ہے۔ ان کی کس حال میں گزرتی ہے

شکریہ ہفت روزہ لاہور 29-جون 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

منگل 9- جولائی 1996ء

12-00 (رات) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- سبق نمبر9 (نیا)
1-00 دینی تعلیمات- روحانی خزائن
1-30 متفرق پروگرام
2-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سبق نمبر44 (دوبارہ)
3-00 فرنچ زبان سیکھئے
3-30 متفرق پروگرام
4-00 تلاوت- حدیث- خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- ترتیل کلام الٰہی سبق نمبر19 دوبارہ)
5-00 لقامع العرب نمبر55 (دوبارہ)
6-00 احمدیہ ٹی وی سپورٹس میراتھن واک بورن ماؤتھ- یوکے اپریل 1996ء (دوبارہ)
7-30 (صبح) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے سبق نمبر9 (دوبارہ)
[illegible] فرنچ زبان سیکھئے
[illegible] ترجمہ کلام الٰہی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سبق نمبر 44 (دوبارہ)
[illegible] تلاوت- حدیث- خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- ترتیل کلام الٰہی- سبق نمبر19 (دوبارہ)
11-00 دینی تعلیمات- روحانی خزائن
11-30 متفرق پروگرام
12-00 (دوپہر) پشتو پروگرام- خطبہ 94-6-3
1-00 لقامع العرب نمبر55 (دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام- اردو پروگرام
3-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- سبق نمبر9 (دوبارہ)
4-00 تلاوت- حدیث- خبریں
4-30 متفرق پروگرام
5-00 فرام دی آرکائیوز- خطبہ بموضوع تربیت 89-2-24
6-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- سبق نمبر45 (نیا)
7-00 طبی معاملات- بچے اور ماں کی صحت حصہ دوم
7-30 ایک نواحمدی سے گفتگو- محمد صادق صاحب
8-00 لقامع العرب نمبر56 (نیا)
9-00 نارویجیئن پروگرام... اصول کی فلاسفی
10-00 تلاوت- حدیث- خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- آیئے عبادت سیکھیں از امام عطاء المجیب راشد صاحب سبق نمبر 11- (نیا)
11-00 جرمن پروگرام- (ا) کوئز پروگرام (اا) لجنہ بات چیت-

بدھ 10- جولائی 1996ء

12-00 (رات) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- سبق نمبر10 (نیا)
1-00 اراؤنڈدی گلوب- ہماری کائنات-
1-30 متفرق پروگرام
2-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سبق نمبر 45 (دوبارہ)
3-00 چینی زبان سیکھئے- سبق نمبر22
3-30 حکایات شیریں- نمبر11 (نیا)
4-00 تلاوت- حدیث- خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- آیئے عبادت سیکھیں از امام عطاء المجیب راشد صاحب- سبق نمبر11 (دوبارہ)
5-00 لقامع العرب نمبر56 (دوبارہ)
6-00 طبی معاملات- ماں اور بچے کی صحت حصہ دوم (دوبارہ)
6-30 ایک نواحمدی سے گفتگو- محمد صادق صاحب
7-00 (صبح) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- سبق نمبر10 (دوبارہ)
8-00 چینی زبان سیکھئے سبق نمبر22 (دوبارہ)
8-30 حکایات شیریں نمبر11 (دوبارہ)
9-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سبق نمبر 45 (دوبارہ)
10-00 تلاوت- حدیث- خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- آیئے عبادت سیکھیں از امام عطاء المجیب راشد صاحب سبق نمبر11 (دوبارہ)
11-00 اراؤنڈدی گلوب- ہماری کائنات
11-30 متفرق پروگرام
12-00 (دوپہر) رشین پروگرام
1-00 لقامع العرب نمبر56 (دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام- اردو پروگرام
3-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- سبق نمبر10 (دوبارہ)
4-00 تلاوت- حدیث- خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- ربوہ سے کوئز پروگرام
5-00 انڈونیشین پروگرام
6-00 (شام) نیچرل کیور- ہومیو پیتھی از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سبق نمبر36 (نیا)
7-00 احمدیہ ٹی وی ورائٹی
8-00 لقامع العرب نمبر57 (نیا)
9-00 فرنچ پروگرام
10-00 تلاوت- حدیث- خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- ترتیل کلام الٰہی- سبق نمبر20
11-00 جرمن پروگرام (ا) ٹک ٹیک (2) حضرت امام جماعت الرابع کا دورہ

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم سید عبدالرحمان شاہ صاحب آف گرین ٹاؤن کراچی شوگر اور بلڈ پریشر کی وجہ سے کچھ عرصہ سے سخت بیمار ہیں اور آج کل ہسپتال میں داخل ہیں۔ ان کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم ماسٹر الطاف احمد ڈان ریکارڈنگ سنٹر ربوہ بعارضہ قلب بیمار ہیں اور لاہور کے ایک ہسپتال میں داخل ہیں۔ موصوف کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ عزیز مشہود احمد (بعمر 9 ماہ) ابن مکرم مقصود احمد واہلہ صاحب (نارووال) گزشتہ پندرہ روز سے بخار وغیرہ کی وجہ سے علیل ہے کمزوری کافی ہے احباب سے بچے کی تندرستی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ محترمہ امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم گلزار احمد صاحب زرگر چنیوٹ بقضائے الٰہی 96-6-24 کو وفات پاگئی ہیں۔ اسی دن بعد عصر بیت المبارک میں مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے جنازہ پڑھایا۔ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب نے دعا کرائی۔ اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے۔

گمشدہ بٹوا

○ اگر کسی دوست کو یکم جولائی کو اقصیٰ چوک کے قریب سے کوئی بٹوا ملا ہو تو مکرم صدر عمومی صاحب کو پہنچا دیں۔ بٹوہ میں نقدی اور کچھ ضروری کاغذات ہیں۔

(ادارہ)

اعلان داخلہ NIML

○ نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ماڈرن لینگوجز (NIML) اسلام آباد نے اگست 96ء سے شروع ہونے والے سیشن میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ کورسز کی تفصیل اس طرح سے ہے۔

1- M-A- انگریزی- فرنچ- جرمن- فارسی

2- ڈپلومہ- انگریزی- عربی- فرنچ- فارسی- جرمن- ٹرکش- روسی-

3- سرٹیفکیٹ- مندرجہ بالا زبانوں کے علاوہ چینی- بھاسا- دری ھندی- جاپانی وغیرہ-

داخلہ فارمز 100 روپے کے عوض ادارہ سے یا 130 روپے کے عوض ڈاک کے ذریعہ NIML ایچ- 9 اسلام آباد سے حاصل کئے جاسکتے ہیں- داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 11- جولائی 96ء مقرر ہے-

○ آغا خان یونیورسٹی کراچی نے میڈیکل انٹرن شپ اور تین چار اور یا پنجسالہ ریذی ڈنسی (Residncy) پروگرام کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں ہر دو پروگراموں میں داخلہ تجربہ اور ٹیسٹ اور انٹرویو کی بنیاد پر ہوگا- داخلہ فارم ایڈمشن آفس سے 31 جولائی 96ء تک مفت حاصل کئے جاسکتے ہیں' اور اسی تاریخ تک درخواستیں بھی جمع کروانی لازمی ہیں-

○ نیشنل یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی انجینئرنگ کی مندرجہ ذیل شاخوں میں بیچلرز پروگرام میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں-

سول- الیکٹریکل- ٹیلی کام- سافٹ ویئر- الیکٹرنکس- میکینکل- کمپیوٹر- الیکٹریکل انجینئرنگ B. Sc/ F .Sc پری انجینئرنگ میں کرنے والے طلبہ اور A- لیول کرنے والے طلبہ درخواست دینے کے اہل ہیں- جن طلبہ نے F.Sc کا امتحان دیا ہوا ہے- وہ بھی درخواست دینے کے اہل ہیں-

داخلہ بذریعہ ٹیسٹ ہوگا- داخلہ فارم 250 روپے کے عوض NUST دفتر واقع تمیزالدین روڈ- لال کرتی- راولپنڈی سے حاصل کئے جا سکتے ہیں- داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ یکم اگست 96ء مقرر ہے- (نظارت تعلیم)

بقیہ صفحہ 1

اٹھاتے ہیں تو بعینہٖ اسی طرح وہ لوگ بھی دکھ اور تکلیف اٹھاتے ہیں جن کے پاس سچا مذہب اور سچا دین تو ہے لیکن وہ اس پر عمل کرکے اس کے فوائد حاصل نہیں کرتے۔ بلکہ وہ بہت زیادہ قابل ملامت اور قابل افسوس ہیں کہ وہ سچے دین اور سچے مذہب پر ایمان بھی لاتے ہیں مگر عمل نہیں کرتے۔ تکلیف کے لحاظ سے یہ دونوں قسم کے لوگ جن کے پاس سچا مذہب ہے یا جن کے پاس نہیں دونوں برابر ہیں۔ مگر ملامت کے لحاظ سے وہ شخص جس کے پاس سچا مذہب تو ہے مگر وہ اس کے مطابق عمل نہیں کرتا بہت زیادہ ہوگا۔ کیونکہ ایک صداقت اور سچائی کے ہوتے ہوئے اس نے اپنے آپ کو اس کے فوائد سے محروم رکھا۔

(از خطبہ 9- جنوری 1925ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 3- جولائی-1996ء
درجہ حرارت کم ازکم 30 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 34 درجے سنٹی گریڈ

○ سپریم کورٹ نے وفاقی حکومت کی وہ درخواست مسترد کردی ہے جس میں حکومت نے استدعا کی تھی کہ ججوں کے بارے میں سپریم کورٹ کے فیصلے کے خلاف نظرثانی کی اپیل کی سماعت کے بنچ میں سپریم کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس سید سجاد علی شاہ کو شامل نہ کیا جائے۔ فاضل چیف جسٹس نے کہاکہ یہ صرف ججوں کے متعلق حالیہ فیصلے پر نظرثانی کی درخواست ہے۔ اسے مسترد یا منظور کرنے کا فیصلہ ہونا چاہئے تاکہ فیصلے میں ابہام نہ رہے سپریم کورٹ کے 7- رکنی بنچ نے حکومت کی طرف سے نظرثانی اپیل پر سماعت چھٹیوں کے بعد ملتوی کرنے کی استدعا بھی نامنظور کردی گئی۔ درخواست پر کارروائی آج بھی جاری رہے گی۔ وفاقی حکومت کے وکیل مسٹر اعتزاز احسن نے کہاکہ میں وٹو کیس میں روزانہ ہائی کورٹ میں پیش ہو رہا ہوں۔ مجھے بیرون ملک بھی جانا ہے اس لئے سماعت ملتوی کردی جائے۔ اس کے جواب میں فاضل چیف جسٹس سید سجاد علی شاہ نے کہاکہ یہ ملک کی سب سے بڑی عدالت ہے آپ اپنی مصروفیات ایڈجسٹ کریں۔ فاضل چیف جسٹس نے دوران سماعت کہاکہ عدالت کو قائل کریں کہ فیصلے پر نظرثانی کی ضرورت ہے۔ فاضل چیف جسٹس نے ایک مرحلے پر کہاکہ سپریم کورٹ کے فیصلے سے ایک روز قبل ججوں کو کنفرم کر دیا گیا۔ کیا یہ قدم غصے میں اٹھایا گیا۔ مسٹر اعتزاز احسن نے سوال کیاکہ کیا آپ نے بھی غصے میں یہ کام کیا۔؟

○ سپریم کورٹ نے حکومت کو ہدایت کی ہے کہ وہ سیکرٹری قانون کا بیان حلفی پیش کرے کہ ایڈیشنل جج کیوں کنفرم کئے گئے۔ سپریم کورٹ کے فیصلے کے خلاف سپریم کورٹ کا سات رکنی بنچ لاہور میں سماعت کر رہا ہے۔ حکومت کے وکیل نے چیف جسٹس کی بنچ میں شمولیت پر اعتراض کے حوالے سے بنچ کی تشکیل کے بارے میں وفاقی حکومت سے ہدایات لینے کے لئے مہلت مانگی تو فاضل چیف جسٹس نے یہ استدعا مسترد کردی اور کہاکہ اس میں ہدایات لینے والی کوئی بات نہیں۔ سرکاری وکیل نے کیس کو ملتوی کرنے کی درخواست کی تو فاضل چیف جسٹس نے کہاکہ آپ کو یہ استدعا اسلام آباد میں سماعت کے وقت کرنی چاہئے تھی۔ اب یہاں سات ججوں کا شیڈول بنا دیا گیا ہے۔ اور آپ التوا کی بات کر رہے ہیں۔ دیگر وکلاء کی طرف سے التوا کی درخواست کی سختی سے مخالفت کی گئی اور اسے بدنیتی پر مبنی قرار دیا گیا۔ اور مطالبہ کیا کہ فاضل عدالت حکومت کو فیصلے پر مکمل عمل درآمد کا حکم جاری کرے۔ ان وکلاء نے کہاکہ فیصلہ سے متاثر ہونے والے جج عوام کی جان و مال کا فیصلہ کر رہے ہیں۔ اس پر فاضل چیف جسٹس نے کہاکہ متاثرہ جج "لے آف" ہیں اور کام نہیں کر رہے۔

○ ججوں کے بارے میں سپریم کورٹ کے فیصلے پر نظرثانی کی سماعت کے دوران وفاقی حکومت کے وکیل نے پہلی دلیل یہ دی کہ فیصلے میں ہائی کورٹوں کے چیف جسٹس صاحبان کی سینارٹی کے لئے جو اصول طے کیا گیا ہے وہ سپریم کورٹ کے فاضل چیف جسٹس مسٹر جسٹس سجاد علی شاہ پر بھی لاگو ہونا چاہئے۔ فاضل عدالت نے کہاکہ یہ معاملہ پشاور ہائی کورٹ میں زیر سماعت ہے اس لئے یہ بات یہاں کیسے اٹھائی جاسکتی ہے؟ اس پر فاضل وکیل نے مثالیں دیں کہ کئی کیس ہائی کورٹ میں زیر سماعت تھے لیکن اس کے باوجود سپریم کورٹ نے سماعت کی۔

○ لاہور ہائی کورٹ نے پنجاب کے سابق وزیر اعلیٰ منظور احمد وٹو کی طرف سے اپنی برطرفی کے خلاف دائر کئے گئے کیس میں گورنر پنجاب راجہ سروپ خان کو فریق بنالیا ہے۔ یہ درخواست مسٹر وٹو نے کی تھی لاہور ہائی کورٹ کے فل بنچ نے مسٹر منظور وٹو کی درخواست منظور کرلی۔ 10 صفحات پر مشتمل فیصلہ سنا دیا گیا ہے۔ درخواست دہندہ نے راجہ سروپ خان کے گورنر بننے سے قبل کے اقدام کو بدنیتی پر مبنی قرار دیا۔ ہائی کورٹ نے اپنے فیصلے میں لکھا ہے کہ اگرچہ آئین کی دفعہ 248 کے تحت گورنر کو عدالتی کارروائی سے تحفظ حاصل ہے تاہم سپریم کورٹ قرار دے چکی ہے کہ جہاں اقدام بدنیتی پر مبنی قرار دے کر چیلنج کیا جائے وہاں آئینی عہدیدار کو فریق بنایا جاسکتا ہے۔

○ 2 جولائی کو ملک بھر میں اخبارات نے ملک گیر ہڑتال کی۔ یہ ہڑتال حالیہ بجٹ میں اخباری صنعت پر جنرل سیلز ٹیکس کے نفاذ اور نیوز پرنٹ کی درآمد پر ڈیوٹی میں اضافہ کے خلاف کی گئی تھی۔ اگرچہ اخبارات شائع نہیں ہوئے تاہم اخبارات کے دفاتر معمول کے مطابق کھلے رہے۔

○ آزاد کشمیر کے وزیر اعظم سردار عبدالقیوم نے اعلان کیا ہے کہ وہ آزاد کشمیر کے عام انتخابات میں دھاندلی کے خلاف پارلیمنٹ ہاؤس کے سامنے احتجاج کریں گے۔

○ پاکستان پیپلزپارٹی آزاد کشمیر کے صدر بیرسٹر سلطان محمود نے کہاہے کہ کشمیری رہنما تلخیاں بھلا دیں اور تحریک آزادی کے لئے مل کر کام کریں۔

○ آزاد کشمیر کے انتخابات کے بعد صدر سردار سکندر حیات کی چھٹی کرانے کا فیصلہ کرلیا گیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ عام انتخابات میں پیپلزپارٹی اور اس کے اتحادیوں کو ٹھوس اکثریت حاصل ہو چکی ہے۔ خیال ہے کہ سردار ابراہیم کو صدر اور بیرسٹر سلطان محمود کو آزاد کشمیر کا وزیراعظم بنایا جائے گا۔

○ ایک غیر ملکی جریدہ نے لکھا ہے کہ وزیر اعظم نے کرپٹ وزراء کو برطرف کرنے کے بارے میں صدر مملکت کا مشورہ مسترد کر دیا ہے۔

○ وفاقی وزیر قانون این ڈی خان نے کہاہے کہ قاضی حسین احمد اور نواز شریف کی ملاقات میں حکومت کو پریشان کرنے کے سوا کوئی اتفاق نہیں۔ دونوں جماعتوں کا ایجنڈا ملک جمہوریت اور عوام کے خلاف ہے۔

○ ذوالفقار علی بھٹو دور کے سابق وزیر خزانہ ڈاکٹر مبشر حسن نے "تحریک عوام" کے نام سے حکومت کے خلاف سیاسی تحریک چلانے کا اعلان کر دیا ہے۔

ضروری اعلان

ہمارا دواخانہ مطب حمید مشہور دواخانہ 14/2 دارالبرکات سے تبدیل ہو کر چند قدم آگے کوٹھی نمبر1 دارالعلوم چلا گیا ہے۔ فون نمبر 555
مینیجر مطب حمید مشہور دواخانہ اقصیٰ چوک ربوہ
فون نمبر دوکان 906

مکان برائے فروخت

ساڑھے سات مرلہ پر مشتمل چھوٹے بڑے پانچ عدد کمرے ایک باورچی خانہ برآمدہ اور فلش سسٹم لیٹرین کارنر کا مکان واقع احمد نگر برائے فروخت۔ رابطہ موقع پر ریحانہ شریف سے ملیں

مفید اور مؤثر دوائیں
جو اندرون و بیرون ملک مشہور ہیں
نور کاجل : آنکھوں کی صحت وتندرستی کیلئے
نور اُبٹنہ : چہرے اور بدن کیلئے
نور آملہ : بالوں کیلئے
خورشید ہیئر آئل : بالوں کی صحت کیلئے ایک حیرت انگیز تحقیق
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
فون: 211538

تبدیلی پتہ : فرحت کلینک (ہومیو) طارق مارکیٹ سے ناصر آباد منتقل ہوگیا ہے
6 جولائی تا 11 جولائی مشورہ اور علاج بالکل مفت
فرحت کلینک (ہومیو) خان بابا ہاؤس
ا- ناصر آباد راجیکی روڈ- ربوہ

ہر قسم کے جدید روایتی زیورات کا مرکز- جدید اور معیاری ورائٹی کیلئے تشریف لائیں- آپ کے دیرینہ خادم نیز ہم آرڈر پر بھی آپ کی خواہش کے مطابق زیورات تیار کرتے ہیں
قمر جیولرز ربوہ گولبازار
پروپرائیٹر: میاں قمر لطیف فون: 04524-589

اکسیر اٹھراء — مرض اٹھراء کی شکار بے اولاد دکھی عورتوں کا تسلی بخش علاج
گھر کا چراغ — اولادِ نرینہ کیلئے ایک نہایت مجرب دوا
تریاقِ معدہ — گیس، بدہضمی و دیگر امراض معدہ کی ایک مؤثر دوا
علاوہ ازیں ہر قسم کی زنانہ، مردانہ و بچگانہ امراض کا تسلی بخش علاج کیا جاتا ہے۔
شفاخانہ رفیق حیات (رجسٹرڈ) گول بازار- ربوہ فون: 04524-777

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام ۳۰ روپے۔ ۶۰ گرام ۹۰ روپے۔ ۱۰۰ گرام ۱۵۰ روپے
اکسیر اولادِ نرینہ (کورس)
۲۵۰ روپے
سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن
فہرست ادویہ وجنتری ۱۹۹۶ء مفید طبی معلومات کے ساتھ مفت طلب کریں۔ بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534

ضرورت ہے
ہمیں اپنی فیکٹری کے لئے آفس کلرک کی ضرورت ہے۔ جس کی عمر 28 تا 35 سال ہو۔ خود رابطہ کریں۔
خط نہ لکھیں۔
پتہ برائے رابطہ
پٹہ کمانی فیکٹری
گلی نمبر 5 نزد الفرخ مارکیٹ
کوٹ شہاب الدین جی ٹی روڈ
شاہدرہ
لاہور